# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | نمبر ۲

## گلدستہ

# تار برقیات

لنڈن ۳۰ مئی - مسٹر گرانٹ جو برن میں امریکن سفیر ہے کہتا ہے کہ اگرچہ صلح کے خیال کو عملی جامہ پہنانے میں جیسے گذشتہ جاڑوں میں تو بھی مجھے یقین ہے کہ صلح بہت جلد ہوگی۔

اسی روز ایکو سنے ایک جرمن جو مست کہ ہمارا روس میں کوئی صلح کی پالیسی نہیں ہے۔

لنڈن ۳۰ مئی - مسٹر لی نیوز کا کوپن ہیگن کا رسپانڈنٹ کہتا ہے کہ خلیج فنلینڈ میں بہت بھی قحط آ رہی ہے۔ جس سے قائم چڑتی مشینیا اور کوئی سرنگوں کا کام رک گیا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی - ٹائمز کا خاص نامہ نگار متعینہ سالونیکا کہتا ہے کہ بلغاریوں کے دیرینہ پریشانی میں کرنے سے یہ ان کی آبادی بے چینی میں آئی ہوئی ہے۔ بادشاہ کے پاس بہت سی درخواستیں آئی ہیں۔ جن میں اصرار یہ کیا گیا ہے کہ بلغاریہ سے فوراً قطع تعلق کر کے اتحادیوں کے ساتھ ملنا چاہئے۔ جبکہ بعض وزیر روس ترغیب دے رہے ہیں کہ برطانیہ کو محفوظ رکھنا چاہئے۔ مگر یہ تحریک کیجاتی ہے کہ بلغاریوں کی نقل و حرکت صرف مدافعانہ ہے نہ کہ جارحانہ اور اتحادیوں کی جنبش سی طاقت سے ہوشیار ہو کر یہ عمل کیا گیا ہے۔ روپل کے گذرگاہ پر جو قبضہ کر لیا گیا ہے وہ وادی سٹرومہ پر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یونان شمالی حصے سے منقطع رہے۔ کم ہو جائے۔

ایتھنز کی خبر ہے کہ بلغاریوں کے دروگو بیتا اور سپاٹوور پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور خبر ہے کہ کوالا پر دھاوا ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی - ایتھنز گورنمنٹ یونان نے اس امر کی توضیح بیان کی ہے کہ روپل گذرگاہ پر جو قبضہ کی اجازت دی گئی ہے وہ اتحادیوں کی رعایت کر کے نظر انداز کر دی گئی ہے۔ اور منشا اس کا یہ ہے کہ اس سے اپنی پوری پوری غیر جانبداری ثابت کیا ہے۔ علاوہ ازیں کوئی اور طریق عمل ممکن نہ تھا۔ کیونکہ جرمن فوجی امداد کی دھمکیاں دیتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ باہمی مخاصمت پیدا ہو جاتی اور گذرگاہوں پر قبضہ دیدینے کی غرض دراصل اس لئے ہے کہ یونانیوں سے بلغاریوں اور جرمنوں کے دباؤ کو روک دیا جاوے۔

قلعوں کے مطیع ہو جانے پر سالونیکا میں سخت غیظ و غضب ظاہر کیا جاتا ہے۔ دس ہزار آدمی صف آرا ہو کر اور سیاہ کپڑوں میں کرنل جھنڈے سے پیچھے ہو کر سلطنت کی روانہ ہوئے۔ روپل اصابیں جو بلغاری ہیں۔ وہ کاونڈ سے صرف ۳۰ میل فاصلہ پر ہیں۔ اور اس طرز عمل کا یہ منشا ہے کہ اتحادیوں کو جو کاونڈ کرسولی رقبہ میں خندق گزین ہیں نکالیں۔

لنڈن ۲۹ مئی - جنرل ہیگ نے مرقومہ ۱۹ مئی کا ایک بیان روانہ کیا ہے جس میں وہ مغربی محاذ پر کی اس کل حالت کا مفصل ذکر کرتا ہے۔ جو اس کی کمان کے عرصہ میں رہی ہے۔ جو کام ہندوستانیوں نے فرانس کے اندر کئے ہیں وہ ان کا بڑا اچھا بیان کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ انہوں نے جنگ کی ایسی حالت کے اندر جس کا ان کو کبھی خواب بھی نہیں آیا تھا۔ اور ایسی موسمی حالت کے اندر جو کہ ان کے بالکل مخالف ہے۔ انہوں نے بڑی ... بہادری اور اولوالعزمی کے کام کئے ہیں جنرل ہیگ ان کی وہاں سے روانگی پر افسوس ظاہر کرتا ہے۔ مگر اس بات میں بالکل شک نہیں کرتا کہ جہاں کہیں وہ جائیں گے وہاں بھی وہ ایسی ہی شجاعانہ و بہادرانہ روش اور کام ظاہر کریں گے۔ جیسا کہ وہ فرانس میں کرتے رہے ہیں۔

جنرل ہیگ یہ بھی کہتا ہے کہ وردن پر جو بڑے بڑے کام فرانسیسیوں نے کئے ہیں وہ فرانسیسی فوج کی اعلیٰ یادگاریں ہیں۔ اور جن سے اتحادیوں کا بڑا فائدہ مقصود رہا ہے۔

جرمن کا جو مال و جان کا نقصان اس وردن کی لڑائی میں ہوا ہے وہ بحیرہ اس سے اور جس کا معاوضہ تا حال اس کو نہیں ملا۔

جنرل ہیگ برطانوی بہادری کی تعریف کرتا ہے۔ جو برطانوی فوجوں نے جرمن خندقوں پر یورش کرنے میں کیں۔ اور کہ سرنگی جنگ میں ان کو فتح کامل ہوتی ہی۔ خطوط کے پیچھے باہر بڑے رہے۔ اور فوجی تعلیمی مدارس قائم کئے۔

اس نے برطانوی ہوائی بیڑہ کی بھی تعریف کی اور بتایا کہ اس نے ایسے سخت موسموں میں بہادری کر کے جاسوسی کا کام کیا۔ کہ اس موسم میں کبھی دشمن کے ہوابازوں کو بھی پرواز کی جرات نہیں تھی۔





# ایڈیٹورل نوٹس

## مسیح اور بڑے آدمی

(۱)

جو شخص ہمارا نمونہ بنے یا نجات دہندہ ہو۔ یا جو شخص بنی آدم کے لئے سب کچھ ہو لازم ہے کہ وہ تاریخ میں بے تغیر اور نسل انسانی میں لاثانی ہو۔ ضرور ہے کہ ایسا شخص ہمارے مثل ہو۔ حقیقی انسان ہو ورنہ نہ تو وہ ہمارا نجات دہندہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی ہمارا نمونہ ہو سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی لازم ہے کہ ہمارے مثل بھی ضرور نہ ہو ورنہ وہ کل بنی آدم کے تقلید کرنے کے قابل نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ہم اس کی کاملیت کے حصے یا شریک بن ہو سکیں گے۔ آج تک کوئی ایسا انسان دنیا میں پیدا نہیں ہوا جو ہمارا مثل بھی ہو اور ساتھ ہی بے مثل بھی۔ تمام جہان کا نجات دہندہ اور قابل تقلید نمونہ بننے والا ایسا شخص صرف مسیح ہی ہے۔ وہ ہمارا مثل ہو کے بھی ہمارا بے مثل ہے۔ لہذا وہ ہمارا نجات دہندہ اور نیک نمونہ ہے۔ ہمارے اور مسیح کے درمیان جو بے غیریت اتفاق اور افتراق ہے وہ مسیح کے عرفان میں پہلا قدم ہے۔ وہ باپ کا اکلوتا ہے۔ وہ ہماری مثل ہوتا ہوا بھی بے مثل ہے تاریخ میں وہی یگانہ اور بے مثل ہے۔ جو لوگ جیسی طور پر انسان کا اہم مطالعہ کرتے ہیں انہوں نے مسیح کو دنیا کے بڑے آدمیوں کے درمیان جگہ دی ہے۔

لیکن اگر ہم مسیح اور بڑے آدمیوں کے درمیان مقابلہ کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ مسیح کی بزرگی و عظمت کی نوعیت بالکل مختلف ہے بالکل منفرد و دوام انسانی کے معمولی صورت سے اس کی بزرگی و عظمت کی تشریح ہی نہیں ہو سکتی عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ بڑا آدمی وہی ہے جس کا خاص سوسائٹی پر یکتائی صورت پیدا کر دینے والا اثر ہوتا ہے۔ اگر ہم اس کی تحقیقات کریں کہ وہ بزرگی و عظمت جس کے سبب سے کوئی شخص بڑا کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر بزرگی اور عظمت کا معیار کیا ہے تو ظاہر ہو جائیگا کہ بڑے اور بڑے سے کا اندازہ صرف اس تعلق کے ذریعہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو کوئی شخص کسی سوسائٹی سے رکھتا ہے۔ یعنی بڑائی کا معیار وہ ذہنی طاقت ہے جو کسی شخص میں موجود ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے وہ اثر جو وہ شخص سوسائٹی پر رکھتا ہے کیونکہ چھوٹے کا اطلاق اس شخص پر ہو سکتا ہے جو ایسا ہی گمنام ہے جس کا سوسائٹی پر کچھ بھی اثر نہیں۔ بڑا آدمی وہ ہے جس میں ایسی ذہنی قوت یا ذی ذہانت اور قدرت ہو جس کا نقش سوسائٹی پر کالحجر ہو یعنی ایسا معلوم ہو کہ گویا سوسائٹی اسی سے پیدا ہوئی ہے اور اسی کے ہاتھوں کی صنعت اور کاریگری ہے۔ ان دونوں منتہیات کے مابین ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں جو سوسائٹی اور اپنی فردیت کے درمیان نشوونما پاتے ہیں جو اپنے اور سوسائٹی کے ذہنی عملیات کا باہم دیگر تبادلہ کرتے ہیں۔ جن میں دینے اور لینے کی قابلیت ہے جن کے اندر افعال اور انفعال کی استعداد پائی جاتی ہے اس جمہوریت میں جن کے لئے شمار پر فطرتی موجود ہے۔ نہ صرف عوام الناس ہی مشتمل ہیں۔ بلکہ افضل درجہ کے آدمی بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو شہرت رکھتے ہیں اور مشہور بھی ہیں مگر وہ ایسے بڑے نہیں ہوتے جن میں فضیلت ہو بلکہ وہ زمرہ جیسے اعلیٰ زمان کے آدمی وہی ہوتے ہیں جو سوسائٹی کے ساتھ اپنے آپ کو نسبت دینے میں یہ طور رکھتے ہیں۔ ایسے اشخاص لینے والے نہیں بلکہ دینے والے ہوتے ہیں۔ مقروض نہیں بلکہ قرضدار ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کے الفاظ میں جان مارنے والے نہیں بلکہ جان دینے والے ہوتے ہیں۔ لہذا وہ نیا ضابطہ نطق کے ثانی نام سے مشہور ہوتے ہیں اور اگرچہ ان پر سوسائٹی کا اثر پڑتا ہے۔ تو بھی یہ اشخاص اپنے آپ میں کچھ حق رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کے یہ اثرات صرف وہ وسائل اور سامان ہیں جن سے وہ سوسائٹی پر اپنا اثر ڈالا اور اپنی مرضی کے مطابق اُن کو سانچے میں ڈھال سکتا ہے۔ بڑے آدمی نہ صرف ذکی ہوتے ہیں۔ کیونکہ گو ذکاوت ان سے علیحدہ نہیں ہو سکتی تو بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ ذکی لوگ ہمیشہ بڑے ہی ہوتے ہیں۔ بڑے آدمیوں کا خاصہ ہے کہ ان کی ذکاوت کا اقتران کی اولوالعزم شخصیت کے تاثر سے خوشنما بنتا ہے۔ اور کہ وہ صرف سوسائٹی کے متعدد اور منتشرہ حصوں ہی پر اپنا اثر جماتا ہے۔ بلکہ بحیثیت مجموعی کل سوسائٹی پر اپنا اثر ڈالتا ہے اور اپنے جاننے والی استعداد سے سوسائٹی قائم کرتا اور اس کا انتظام اور بندوبست کرتا ہے اور اپنی تمام قوت اپنے مقصد اور مدعا کو پورا کرنے کے لئے صرف کر دیتا ہے۔

---

**انجیلی معرکہ** ہم نے گزشتہ چار ہفتوں کے پرچوں میں اس انجیلی تحریک کے بارے میں جو نہ صرف چین جاپان اور کوریا ہی میں بلکہ شمالی ہندوستان میں بھی معرض ظہور میں آیا

زندگی سے بیداری نو ظہور ہے کی صاحب کا مروز مضمون مسلسل طور پر شائع کر رہا ہے۔ جو خصوصاً اُفق سے گزشتہ ہندوستانی کلیسیاؤں کے روحانی زندگی کی روح پھونکنے کا ایک اعجاز ثابت ہوگا۔ ہمارے خداوند کی مرضی ہے کہ اُس کا ہر ایک شاگرد اُس کی انجیل کا مبشر ہو اور اُس کے حکم پر کمربستہ ہو کر کاربند ہو جائے۔ کہ جاؤ شہروں کو شاگرد بناؤ۔ لیکن اس حکم پر جیسی اس وقت عمل درآمد ہو سکتا ہے جبکہ کل کلیسیا میں شہر بہ شہر اس فرمان شاہی کی تابعداری کریں۔ اور کلیسیاؤں کا ایک ایک فرد دل و جان سے انجیل کے پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہو جائے۔ انجیل کی بشارت کا کام صرف مشن کے واعظوں ہی کی جانب سے پادریوں پر چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ تمام کلیسیا مجمع اس کام کو سرانجام تک پہنچائے اور وہ کام روح القدس کی قدرت سے اور ہدایت کے مطابق ہی ہو سکتا ہے۔ جو مسیح کو صرف جانتی ہی نہیں بلکہ نیک چال چلن۔ اور روزمرہ کی روش کے ذریعہ سے بھی مشتہر و ممتاز کرتا ہے۔

لیکن اس معرکہ کے لئے جو انجیل کلیسیا کے سامنے درپیش ہے روحی سرگرمی اور ایمان اور بے ریائی سے دعا کرنے اور کلام کے پڑھنے کی اشد ضرورت ہے۔ ان دو ہتھیاروں کے بغیر اس معرکہ میں فتحمندی کی امید رکھنا صرف بیہودہ فکر ہی ہے بلکہ خدا کو گویا مطعون کرنا ہے۔ کسی جگہ جہاں کے لوگوں نے سرگرمی سے اور متواتر دعا نہیں مانگی وہاں یہ روحانی فتح ہی حاصل نہیں ہوئی۔ بغیر ایسی دعا کے روحانی زندگی کا درست ہونا خدا کے ساتھ خاص تعلق کا ذریعہ ہو کر کھرے بھلے لوگوں کے ساتھ ہے۔ وہی کرنا انجیل معرکہ کے لئے ناممکن ہے۔ کاش کہ ہندوستانی کلیسیاؤں کا ایک ایک مسیحی بیدار ہو چکا ہے۔ اور اس انجیلی معرکہ آرائی میں تمام روحانی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر مشغول کا مقصد ہو اور اس خداوند کے لئے اس ملک ہندوستان کو فتح کرنے اور آسمان کی بادشاہت اس میں قائم کرنے۔ یہ ہندوستان وہ ملک ہو جائے جہاں راستبازی بستی ہے۔ کاش کہ ہندوستان کا ہر ایک مسیحی نجات کی خبر روحانی فلاحیت کی بشارت اپنے ہم وطنوں تک پہنچا دینا اپنا ہی فرض اور مقصد سمجھے۔

روحانی دنیا کا بھی ایک قانون ہے جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے۔ جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ دعا خدا کی رحمت پر دستک دینے کا ایک خاص ذریعہ اور طریق ہے۔ یہ وہ چابی ہے جس سے خدا کے خزانہ کا قفل کھل جاتا ہے۔ اور برکتوں کے انبار کے انبار اپنے قبضہ میں آجاتے ہیں۔

دعائیں وہ ہیں جو فروتنی سے لگاتار اور صفائی کے ساتھ دل سے ایمان سے اور مسیح کے نام سے مانگی جاتی ہیں۔ دیکھو لوقا ۱۸: ۱ و ۲۲: ۲۴ مرقس ۱۳: ۳۳ متی ۱۷: ۱۹ یوحنا ۱۴: ۱۳ و ۲۳: ۲۴ متی ۱۸: ۲۰۔ مرقس ۹: ۲۹۔ پس اس معرکہ کے لئے کل کلیسیاؤں کو عموماً اور ہر ایک مسیحی کو انفرادی طور پر دعا اور تلاوت کلام کے ساتھ تیاری کرنا لازم اور واجب ہے۔

---

## انجیل ڈائنامیٹ ہے

بعض معترضوں کی کوشش ہے کہ وہ ہم کو یقین دلائیں کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک کے لئے علیحدہ علیحدہ انجیل ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر زمانہ میں ہر ملک کی ضروریات متفرق ہوا کرتی ہیں مثلاً بعض کہتے ہیں کہ بیسویں صدی کی ایک علیحدہ انجیل ہونا چاہئے۔ جو پہلی صدی کی انجیل سے متفرق ہو کیونکہ وہ زمانہ اور تھا اور یہ زمانہ اور ہے اور کہ انجیل زمانہ کے مطابق اور حسب حال ہونا چاہئے تا ہر ملک کی آبیات اپنی خاص صورت نکلتا ہوا اور اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ لیکن ہم کو اس حقیقت کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا ضرور ہے کہ انجیل زمانہ کے معیار سے پرکھی نہیں جاتی۔ بلکہ زمانہ انجیل معیار میں پرکھا جاتا ہے۔ انجیل معیار ہے نہ کہ زمانہ۔ اور معیار میں تغیر اور تبدیل ہونا نہ چاہئے معیار ہمیشہ یکساں رہتا ہے۔ دستے کا موازنہ اسی سے ہو کرتا ہے۔ انجیل جو معیار ہے وہ ہر زمانہ کے حسب حال ہے۔ اس کا تبدیل ہونا لازمی نہیں ہے اور ہر حالت اور ہر جگہ کو موزوں ہے جب تک کہ انسان کو خدا کے ساتھ مصالحت کرنے کی ضرورت ہے تب تک خدا کے بیٹے کی انجیل کی بھی ضرورت ہے۔ اس کی بنیاد قائم ہے۔ اور اس کو ہرگز کبھی جنبش نہ ہوگی۔ اور آخر تک ثابت ہوگا کہ تصلیب کا پیغام نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے۔ یعنی خدا کا ڈائنامیٹ ہے۔ جو سارے گناہوں کے قلعوں اور ہمی تو ہمّتوں کے حصاروں اور گناہ قسموں کے پہاڑوں کو یکدم میں اڑا کر دور پھینک دیتی ہے۔ اور ایمان لانے والوں کے لئے بہشت کا رستہ بالکل ہموار اور صاف کر دیتی ہے۔ اور فضل خدا کے جو اُس کا اصل منبع ہے آج کل اور پہلوں ہمیشہ یکساں اور کافی اور کامل ہے۔

---

## خدا کے سامنے سب برابر ہیں

پطرس رسول جب اپنی رویا کے رسالت سے رومی حاکم کرنیلیس کے

گو ہم کو تو وہاں اُس نے اپنا وعظ اس فقرہ سے شروع کیا آپ جانتے ہیں۔ یقین ہو گیا کہ وہ کسی کا طرفدار نہیں۔ یہ ایک بڑا بھاری مسئلہ ہے جس پر دنیاوی نقطۂ خیال سے دیکھنے سے بڑی بڑی مشکلات اور اعتراضات وارد ہوتے ہیں لیکن ہمارا منشا یہاں اس مسئلہ پر بحث کرنے کا نہیں ہے صرف ایک دلچسپ قصہ پیش کرتے ہیں جس سے اس امر کی قدرے توضیح ہو جائے گی۔ (دیو ہفہا۔)

یورپ کے قدیم ترین حکمران خاندانوں میں سے ہیپسبرگ کا خاندان قدیم ترین ہے۔ اور آسٹریا کے شہنشاہ کی وفات پر حال پرانی رسم کے مطابق اسکی تجہیز و تکفین ہوا کرتی ہے۔ شہنشاہ کا لاشہ شاہی محل سے اُٹھا کے قریب کیپوچینوں کی قدیم گرجا پر لایا جاتا ہے۔ شاہی تابوت آتے ہی گرجا اس کا استقبال نہیں کرتا۔ تجہیز و تکفین کی رسم ادا کرنے والا شخص اپنی چھڑی سے جو اس کے ہاتھ میں اس وقت ہوتی ہے اس گرجا کے بند دروازے پر دستک دیتا اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ وہاں کا بڑا راہب اندر سے پوچھتا ہے کہ کون ہے؟ جواب دیا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت آسٹریا کا شہنشاہ۔ ہنگری کا بادشاہ۔ سٹائیریا کا ڈیوک وغیرہ بڑے بڑے القاب سے ملقب کر کے بتایا جاتا ہے۔ اندر سے آواز آتی ہے کہ میں کسی ایسے شخص سے واقف نہیں۔ باہر سے پھر دستک دیجاتی ہے اور اندر سے وہی راہب پھر پوچھتا ہے۔ کہ کون ہے؟ صاحب تجہیز و تکفین پھر بڑے بڑے القاب سے شاہی لاشہ کی موجودگی بتاتا ہے۔ اور پھر اندر سے کہا جاتا ہے کہ میں کسی ایسے شخص سے واقف نہیں۔ تیسری مرتبہ دستک دیجاتی ہے۔ اور اندر سے پھر پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے؟ اس دفعہ صاحب تجہیز و تکفین جواب دیتا ہے کہ ہمارا بھائی فرانسس جوزف! جو اس متوفی شہنشاہ کا نام ہے بتایا جاتا ہے۔ متوفی شہنشاہ کی اس عاجزی اور انکساری کے اظہار اور اقرار سے دروازہ کھول لیا جاتا ہے۔ اور راہب اندر سے بولتا ہے بھائی اندر آجا۔ اور لاشہ اندر داخل ہوتا ہے۔ اور بعد میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ اُس کا دفن ہوتا ہے۔

## مدراس کی کونسل نمائندگان

اس نام کی ایک کونسل مدراس میں قائم ہے۔ جناب مستطاب معالی انتساب دی رائٹ ریورنڈ دی لارڈ بشپ آف مدراس اس کونسل کے میر مجلس ہیں۔ اس کونسل کی جانب سے ایک ایونجلسٹک کمیٹی (انجیلی معرکہ کی جماعت) مقرر ہے۔ اور اس جماعت کی طرف سے ایک بلیٹن نکلتا ہے۔ اس بلیٹن کا پہلا نمبر اس وقت ہمارے پیش ہے جس میں لارڈ بشپ صاحب ذکر کرتے ہیں۔ کہ یہ معرکہ قریب ایک سال سے ترقی پر ہے۔ اور جنوبی ہندوستان میں کلیسیاؤں کو بیدار کرنے اور بشارت کی ذمہ داری کو محسوس کرنے اور جوش میں لانے کے لئے بہت کچھ کر چکا ہے۔ اس وقت جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کلیسیا میں دعا کرنے اور کلام کے پڑھنے میں مشغول ہو جائیں تاکہ اس کام کے سرانجام کرنے کے لئے تیار ہو جائے جس کے لئے خدا نے اسے بلایا ہے۔ اس کونسل کا خاص کام یہ ہے کہ اس معرکہ کی ترقی کے بارے میں کلیسیاؤں کو خبریں پہنچائے اور تمام کلیسیاؤں کو اس خاص مطلب کے واسطے دعا میں متحد کرے۔ امداد پہنچائے۔ اور ایسی کتابیں بہم پہنچائے جس سے کہ اس انجیلی معرکہ میں ترقی ہو۔

## پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کے اخبارات

گذشتہ [illegible] اخبارات اور رسالہ جات موجود [illegible] سال میں بہت سے ایکٹ اور دیگر وجوہات کے سبب سے بند ہو چکے ہیں اُن کا کل نمبر امسال ان سرحدی صوبجات مذکورہ میں [illegible] تھا بمقابل [illegible] گذشتہ سال کے [illegible] کے اس سال کے تین اقسام اُن کی تعداد جو در اصل موجود تھے [illegible] تھی۔ گذشتہ سال کے اختتام پر جس قدر اخبارات وغیرہ موجود تھے اُن سے [illegible] زیادہ ہے۔ اس کل تعداد میں سے [illegible] اردو میں [illegible] انگریزی اور [illegible] گورمکھی میں چھپتے ہیں۔ روزانہ اخبارات کی کل تعداد صرف [illegible] ہے ان میں سے صرف پانچ انگریزی میں طبع اور شائع ہوتے ہیں۔

## یونانی سرحد میں بلغاری فوج

حال ہی کی خبر ہے کہ پچیس ہزار بلغاری فوج [illegible] وہاں کے پاس یونانی سرحد سے عبور کر گئے۔ اور مغرب کی طرف [illegible] کے دامن پر ایک یونانی قلعہ پر اور نیز [illegible] کے قریب سیتھسن اور پل پر انہوں نے قبضہ کر لیا۔ بغیر کسی قسم کی مزاحمت کے یونانی لوگوں نے قلعہ [illegible] کو خالی کر دیا۔ اُن کی طرف ایک کمپنی نے دو گولیاں چلائیں اور اتفاق سے [illegible] واپس ہو گئے۔ جرمن اور بلغاری افسر [illegible]

ریل پر عمارات کے رفیق ... کمانڈ کے منتظر تھے۔ اور انہوں نے یونانیوں کو آگاہ کیا کہ ہمیں خیال ہے کہ اتحادی ان پر حملہ کریں گے۔ انہوں نے غیر جانبداری کے ان اصولات کے بموجب قلعہ پر قبضہ کر لیا جنکا بیان دستور میں کیا گیا۔ انہوں نے یونانیوں سے طلب کیا کہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر قلعہ کو خالی کر دیں۔ کمانڈر نے جنرل ... کو خبر روانہ کی۔ اس کے بعد ایک پروٹوکول پر دستخط کی گئی جس میں جرمنوں اور آسٹریوں نے عہد کیا کہ جوں ہی ان کے اس قلعہ پر قبضہ کر لینے کی وجہ معدوم ہو جائے گی وہ اس ہی قلعہ چھوڑ دیا جائے گا۔ نیز جرمن اور بلغاری مقام زنتس پر بڑے سرگرم کار ہیں۔ اور علاوہ اس کے مقام ... جو کہ ... کے شمال مشرق میں واقع ہے ریل بنانے کے آہنی پٹے وغیرہ فراہم کر رہے ہیں تاکہ دریائے میستا سے عبور کر جائیں۔

---

## جنگ کی بابت ایک پیشین گوئی

روم کا ایک نجومی کہتا ہے کہ ۱۹۱۶ء کے موسم بہار میں اتحادی طاقتیں اور رومانیہ ان کے ساتھ ہوگا۔ ایک متفقہ حرکت کرینگی اور سرویا اور مانٹی نیگرو واپس لے لینگی۔ اور فرانس پر پیش قدمی کرینگے۔ تمام محاذوں پر وہ جرمنوں کو پیچھے ہٹا دینگے۔ مشرقی محاذ پر روس نے لاکھوں کی تعداد میں عمدہ اور مسلح سپاہیوں سے آسٹریا اور پروشیا پر حملہ آور ہوگا۔ ... کی تجدید ... اور صلح کرے گا۔ اور آسٹریا ... پہنچیگا ماہ نومبر میں جرمن بحری بیڑہ نمودار ہوگا اور ایسی سخت لڑائی ہوگی کہ جس کی نظیر تاریخ میں موجود نہیں۔ اور آسٹریا کو کامل زک اٹھانا پڑیگا نیز اور ... کہ جرمن سخت جنگ کرے گا۔ اور وہ جنگ عظیم طور پر تن تنہا ہوگی حتی کہ ماہ اگست میں وہ بالکل شکست کھا جائے گا یعنی جنگ کی ابتدا سے تین سال بعد ۱۹۱۷ء کے اپریل میں صلح کی شرائط مرتب ہونگی۔

---

## پرنس آف ویلز میدان جنگ میں

کپتان کینڈل صاحب جو مشہور ... میں سے ایک ہیں اور جو محاذ پر رہ چکے ہیں۔ اور اب ... کیمپ میں عارضی طور پر خدمت کر رہے ہیں۔ وہ پرنس آف ویلز کی بابت نہایت عجیب بیان کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک گاؤں ہے وہاں ایک جھونپڑوں کی قطار ہے۔ کئی مرتبہ پرنس آف ویلز ان غریب گھروں میں زمین پر سوئے۔ سڑک کی دوسری جانب ایک نہایت خوبصورت حویلی ہے۔ مگر شہزادہ صاحب نے وہاں جانا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس مکان کی بجائے جھونپڑی ہی کو اس پر ترجیح دی۔ میں نے وہ کمرہ دیکھا جہاں شہزادہ صاحب سوئے تھے۔ اور وہ فرانسیسی جو اس گھر میں رہتا تھا اپنے مہمان سے بخوبی واقف تھا کہ وہ کون ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ شہزادہ نے آنے سے ذرا بھی تکلیف نہ دی۔ میں نے شہزادہ کو ایسا اچھا کام کرتے دیکھا۔ وہ بسا اوقات خطرات میں مبتلا ہوا۔ کیونکہ وہ وہاں جایا کرتا تھا۔ جہاں لوگ جایا کرتے ہیں۔ مجھے شہزادہ پر بڑا فخر ہے اور میں بہت خوش ہوں کہ تمہیں یہ باتیں اس کی بابت جاننے کے متعلق ہوں۔

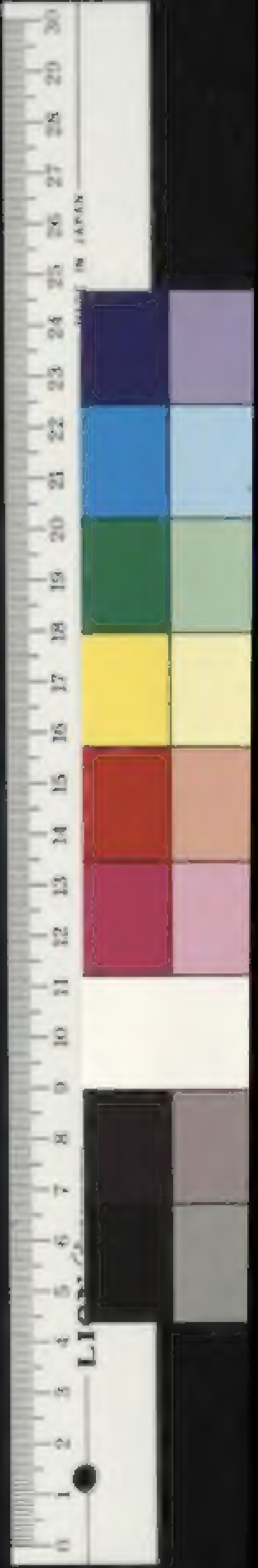
---

## جنرل براسیلوف

بوڑھا۔ جنرل براسیلوف صاحب جو کہ روسی فوج کے سپہ سالار ہیں آٹھ اپریل کو ان کی عمر پورے ۶۰ سال کی ہوئی۔ ۱۸۷۵ء سے لے کر اپنے والد صاحب کی وفات تک وہ سالار ... کی ... کے پورے ذمہ دار اور منتظم رہے۔ مگر یہ ایک واضح امر ہے کہ اس نے اپنے والد کی عمر رسیدگی کے درمیان اس کی تمام مشقتوں اور تفکرات سے سبکدوش کرنے اور کار آمد ہو جانے کے لئے اس کی ذمہ داری کا بڑا حصہ اپنے اوپر محمول کیا۔ اور یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہیں کہ سالار ... کا موجودہ جنرل جس کا اوپر ذکر ہوا اپنے اوائل عمر میں بڑا ... کا تھا۔ اور ابھی چھوٹا ہی تھا کہ اس کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس وجہ سے انکو بہت مدت تک آرام کرنے کی ضرورت پڑی۔ جنرل صاحب موصوف کا بیان ہے کہ میرا سخت کام میری صحت کی اصلاح کا باعث ہوا۔ کیونکہ ابتدائی برسوں کی نسبت میری صحت بہت کچھ اچھی ہوگئی ہے۔

---









# مراسلات

## مختصر کیفیت اے۔ ایم مشن دوہری گھاٹ

### ضلع اعظم گڈھ

سنہ ۱۹۱۴ء میں جناب پادری ایل ایچ ٹامس صاحب جو کہ آسٹریلیا سے انڈیا میں آئے تھے۔ ہندوستانی زبان سیکھ رہے ہیں۔ گذشتہ سنہ ۱۹۱۵ء میں جناب پادری جے ایچ ایلین صاحب ایک سال کے لئے ڈیرہ جانے کو تیار ہوئے چونکہ پادری ٹامس صاحب مئو میں موجود تھے۔ مشن مذکور کی طرف سے پادری صاحب موصوف بجائے پادری جے ایچ ایلین صاحب مقرر ہو کر مشن کا کام انجام دیتے رہے۔ سنہ ۱۹۱۶ء شروع مارچ میں پادری ایل ایچ ٹامس صاحب نے آسٹریلیا ہو کر جزیرہ فجی جانے کا قصد کیا۔ پادری صاحب موصوف کے لئے الوداعی جلسہ کیا گیا۔ حاضرین میں جناب پادری ڈی سی کالسن صاحب اور پادری جے ڈی اسپنسر صاحب مع کارگذاران اور بہت سے بھائی اور بہن موجود تھے صاحب موصوف کو ہندوستانی تحفہ دیا گیا یعنی ایک مخملی ٹوپی و ایک ریشمی پگڑی کے ساتھ صاحب موصوف کو پادری اسپنسر صاحب نے آراستہ کیا۔ پادری صاحب اس وقت خاصے پنجابی معلوم ہوتے تھے۔ اور آپ کی میم صاحب کو ایک ریشمی ساڑھی اور چھوٹے بچے کو ایک عمدہ قمیص ہندوستانی کرتہ سے ملبس کرایا گیا۔ چند بھائیوں نے پادری صاحب کی الوداعی تقریر پر شکر گذاری کے الفاظ کہے اور ایک بھائی نے چند اشعار پادری صاحب کی آمد و رفت کے بارے میں پڑھا کیونکہ صاحب موصوف آسٹریلیا سے تنہا آئے تھے۔ اور جانے کے وقت تین ہو گئے۔ یعنے میم صاحب اور ایک نور چشم آپ کے ہمراہ ہوئے۔ پادری صاحب نے حاضرین کو مٹھائی وغیرہ تقسیم کیا۔ بعد اختتام جلسہ صاحب موصوف کا معہ خاندان ہندوستانی پوشاک میں اور حاضرین کا فوٹو ڈاکٹر ڈی سی کالسن صاحب نے اتارا۔ اب صاحب موصوف پادری ڈی سی کالسن صاحب کو چارج دے کر رخصت ہوئے علاوہ ازیں لوگ پادری جے ایچ ایلین صاحب کی آمد کے انتظار میں بے قرار ہو رہے تھے۔ صد شکر ہے خداوند کریم کا کہ اس نے اپنے فضل سے بخیریت تمام پادری صاحب موصوف کو ہمارے درمیان بھیجا۔ مورخہ ۵ اپریل کو پادری جے ایچ ایلین صاحب معہ خاندان مئو میں تشریف لائے۔ پادری صاحب کی آمد کی خبر نہایت کار و مشتہر کی گئی۔ اور جلسہ خیر مقدم مورخہ ۹ اپریل کو مقرر ہوا تاریخ معینہ پر لوگ حاضر ہوئے۔ پادری صاحب کو دیکھ کر حاضرین کے دل باغ باغ ہو گئے۔ پادری صاحب موصوف لوگوں کے استقبال کے لئے دوڑے ہوئے چلے آ رہے ہیں اور زبان مبارک سے فرماتے تھے آشرباد آشرباد۔ نزدیک پہنچتے ہی لوگوں کے ہاتھ پکڑ کر سلام و دعا کے بعد خیر و عافیت پوچھتے ہوئے اپنے بنگلہ کو لے گئے۔ صاحب موصوف نے حاضرین کو دو بجے کا کھانا اپنے ہمراہ میز پر کھلایا۔ بعدہ میٹنگ شروع ہوئی۔ راقم مضمون اور ایک بھائی نے دعا کی۔ اور پادری صاحب نے ۲۱۵ واں گیت بڑے جوش و خروش سے گایا جس کا شروع یہ ہے۔ اے خون مبارک مسیح تیرے پاس میں آتا ہوں۔ اپنی سب تکلیف مصیبت تجھکو میں سناتا ہوں۔ مرہم کے چشمہ پیار کے سوتا میں مانگتا ہوں۔ وغیرہ۔ پادری صاحب نے بذریعہ کتاب مقدس لوگوں کو نصیحت و تسلی آمیز باتیں کیں اور کارگذاروں سے رپورٹ سنی۔

بعدہ تحسین اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین گلبانی کر کے اپنے اپنے مکانوں کو سدھارے۔ اب ناظرین نورافشاں سے التماس ہے کہ اس ضلع کے لئے کام کو اپنی اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیے۔ تاکہ خدا باپ اور بیٹا کا جلال ظاہر ہو۔

راقم شدھ بیر پرشوری لعل مناد دوہری گھاٹ۔

---

## شعلۂ جوالہ

شعلۂ جوالہ پنجابی سپلہ ۱ جون ۴۴ سالہ واجب الاعانت نورافشاں۔

(از قلم ملک روشن خاں جنجل والا)

پیارے ناظرین۔ پنجاب مشن نیوز غالی ہے کہ قابل قدر نورافشاں کا دائرہ معاونین نہایت ہی محدود ہے۔ پس یہ کمی اس جہاں افگن کی ہماری بے قدری پر ندامت افزا ہے۔ پیارے مسیحی برادران! ہمارا پیارا نورافشاں تمام ہندوستان کے سر چہار اطراف میں

مشعلِ جوالہ کی طرح بسرعت تمام طرفۃ العین میں گھر گھر کھار رہا ہے۔ اب اپنی خدمت کی نذر میں آپ سے صرف دو باتیں گذارش کیا چاہتا ہے۔

فرد۔ صاحب دو چیز میکشند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت قدرشناس

عزیز برادران! ہم قومی و مذہبی ہمارے ناشناس و سکوت پسند اصحاب میں ہرگز شامل نہ ہوں۔ بلکہ باوجود غریبی کے بھی دو دو کس مل کر ایک ایک پرچہ ضرور خریدیں۔ اگر ہمارے اخبار کا پرچہ بکا اور پھر سب خرچ نہ نکلا اپنا تقاضا دکھلا دیتے آئیں۔

یہاں پاس کرکے جنہیں آپ بہ تقاضہ دنیا خرید مطالعہ فرما لیا کریں۔ تاکہ آپ جلدی کریں کہیں۔

فرد۔ ہم دے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم۔

صاحبان استطاعت سے کاشتکار فی وہ دست بستہ عرض کرتی ہوں کہ ایک ایک پرچہ خرید کر کسی غریب کو مرحمت فرمایا کریں۔ تاکہ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ یاد رہے کہ دونوں اصحاب کے لئے ہمارے پیارے نور افشاں سے بہترین کوئی سوغات ہی نہیں مشرح۔ ایک بڑی طویل کڑی کے دونوں سروں پر دو مشعلیں ہوا کرتی ہیں جن کی تعویذ کڑی متذکرہ بالا کے بسرعت گھمانے سے چاروں طرف کے ستے ایک خوش منظر مشابہ العاز جہانگیری ہوا کرتا ہے۔ پس ان لمعات کا نور افشاں ہی وجہ تسمیہ ہے۔

ملیا رام۔ اسی کی تمہید ہو کہ حقیقتی نور سے آمین۔

# انجمن کوشش پرہیزگاری بھلوال

ناظرین طلباء ڈی بی سکول بھلوال نے ایک انجمن کوشش پرہیزگاری گذشتہ ماہ میں مرتب کی تھی جس کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں سے ہر قسم کا نشہ دور کرے۔ ان کے میر مجلس مسٹر محمد شریف ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں مسٹر کندن لال شرما نے ایک مضمون تمباکو نوشی کے خلاف پڑھا۔ بعد ازاں ایک دو اور حاضرین نے لکچر دیئے۔ بادشاہ کے حق میں اختتام پر دعا کے خیر مانگی گئی۔ اس ہفتہ مسٹر محمد شریف نے افیون کے خلاف اور بی شمباز نے شراب پر ایک پر اثر لکچر دیا۔ اس کے بعد مسٹر محمد اصغر نے سرکار انگریزی کی برکات پر اور کندن لال شرما نے ایک نظم تمباکو پر بھی۔ بعد ازاں ماسٹر قادر حسین صاحب نے ایک پر اثر لکچر دیا۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اگر زندگی رہی تو ہفتہ عشرہ میں ایک اور دلچسپ مضمون ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔

نیاز مند سیکرٹری ٹمپرنس اینڈ سوسائٹی بھلوال ضلع شاہپور۔

---

**نور افشاں** کا ہر ایک خریدار ایک نیا خریدار بنانے میں اتفاق سے کام لے۔ آپ کو معلوم نہیں کہ گاڑی کے صرف ایک پہیہ کے نہ چلنے سے تمام گاڑی خراب ہو کر وقت میں فرق آجاتا ہے۔ اسلئے کئی خریدار پیدا ہی سے کام لے۔

# تناسخ یا آواگون پر نوٹ

مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۶ء کو گجرات آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گروکل ہردوار کے پروفیسر رام دیو جی نے تناسخ پر لکچر دیا جو بڑی محنت سے تیار کیا ہوا نظر آتا تھا۔

(۱) پروفیسر صاحب لکچرار نے تناسخ کی تائید میں بہت سی قیاسی دلیلیں فلاسفروں کے شاعروں وغیرہ وغیرہ کی دیں جو ایسے اہم مذہبی مسئلہ پر بوجہ شخصی رائے ہونے کے اس بات کا معیار نہیں ہو سکتیں۔

(۲) آپ نے مذہبی مستند کتب میں سے صرف تین حوالے دیئے جن میں سے اول پیش سورۃ البقرہ ع ۸ اصل آیت یہ ہے۔ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔ اس آیت قرآنی سے آپ نے یہ استدلال کرنا چاہا کہ یہ انسان خدا کے حکم سے بندر ہو گئے تھے جس سے تناسخ کا ثبوت پایا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر لکچرار موصوف نے عربی پڑھی ہوتی اور پھر اس آیت کو غور سے مطالعہ کرتے تو لکچرار موصوف کو تناسخ کی شہادت یا ثبوت میں اس آیت کو پیش کرنے کی کبھی جرات نہ ہوتی۔ کیونکہ دراصل اس آیت کے معنی استعارات و مجازات کے ہیں۔ جیسا کہ ہم کسی لڑکے کو کہیں کہ ہمارے سامنے بندر انسان ہو نہ یا سے انسان بننے کے بندروں کی حرکات کرے۔ تو ہم اس کو بندر سے تشبیہ دے کر غیرت دلاتے ہیں کہ تو بندر ہے۔ تو اس سے یہ ہرگز مراد نہیں آئیگا کہ وہ شخص حقیقت میں بندر ہو گیا۔ وہ اصل میں





واقعہ یہ ہے کہ قرآن میں یہود کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ سبت کی پیروی کریں لیکن باوجود اس علم کو جاننے کے یہود نے سبت کی پیروی نہ کی جس پر قرآن نے بندر سے تشبیہ دے کر یہود کو بتلایا ہے کہ تم میں بندروں کے خواص آگئے ہیں نہ کہ اصل میں بندر بنا دیا ۔

دوم آپ نے جو حوالے انجیل مقدس میں سے دیئے ۔ اول مرقس ۹ باب ۱۱ آیت ۱۲ و انجیل لوقا باب ۱ آیت ۱۷ جہاں پر لکھا ہے کہ یوحنا مسیح کے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلیگا لہذا الیاس کہلائے گا ۔ یہ بھی محض استعارات و مجازات سے تناسخ اصل ثابت نہیں ہو سکتے ہیں ۔ مثلاً جب ہم کسی شخص کو بہادری کی اور شجاعت و قوت کی وجہ سے شیر کہتے ہیں ۔ تو یہ ہرگز مراد نہیں ہوتی کہ اس آدمی میں شیر کے سے پنجے ۔ بال ۔ دم وغیرہ بھی پیدا ہو جاتے ہیں ۔ وہ تو صرف استعارۃً شیر کہلاتا ہے ۔

لکچرار موصوف کی دوسری دلیل پر نہایت افسوس ہے کہ آپ نے انجیل یوحنا باب ۹ آیت ۲ جہاں پر کہ مسیح کے شاگردوں نے مسیح سے ایک جنم کے اندھے کی بابت پوچھا کہ گناہ کس نے کیا اس نے یا اس کے ماں باپ نے کہ وہ اندھا پیدا ہوا ۔ تناسخ کی تائید میں پیش کیا ۔ حالانکہ اس سے اگلی آیت میں خود یسوع مسیح نے صاف الفاظ میں تناسخ کے مسئلہ یا لکچرار موصوف کے استدلال کی تردید کر دی ہے ۔

کیونکہ اس پر لکھا ہے کہ یسوع نے جواب دیا کہ نہ تو اس شخص نے گناہ کیا ۔ نہ اس کے ماں باپ نے لیکن یوں ہوا تاکہ خدا کے کام اس میں ظاہر ہوں ۔

آخر میں لکچرار صاحب نے ذیل کے دو اعتراض جو کہ تناسخ کی تردید میں اکثر کئے جاتے ہیں ۔ خود ہی پیش کرکے آپ ہی ان کے جواب دیئے ہیں

اول اعتراض جو پیش کیا کہ بقول بعض اشخاص انسانوں کی طبائع کا اختلاف ان کے والدین کی طبائع پر نہیں ہوتا ہے ۔ اس کا جواب آپ نے اس طرح پر دیا کہ بعض طبائع ماں باپ کی طبائع سے بالکل مختلف ہوتی ہیں ۔ اس لئے اولاد کی طبائع کا والدین کی طبائع پر مبنی ہونا بالکل غلط ہے ۔ بہ ثبات تناسخ کا مسئلہ درست ہے ۔ مگر لکچرار موصوف کو یہ خیال کرنا چاہئے تھا کہ بہت سی حالتوں میں بچوں کی عادت و شکل و صورت ماں باپ کی عادت و شکل و صورت کے مطابق نہیں بلکہ دیگر رشتہ داروں مثلاً چچا ۔ ماموں ۔ دادا ۔ دادی ۔ نانا ۔ نانی بلکہ ان سے بھی دور کے رشتہ داروں کی عادت و شکل پر ہوتے ہیں ۔ اس وجہ سے یہ کہاوت درست ہے ۔ کہ تخم تاثیر صحبت کا اثر ۔ اس کے علاوہ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں ۔ کہ بچے عموماً اپنے والدین کے پیشوں کو بہ نسبت دیگر پیشوں کے بہت جلد سیکھ لیتے ہیں ۔ الغرض یہ بیان کردہ امورات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ تناسخ کا انسانی طبائع میں دخل نہیں ہے ۔

دوسرا اعتراض جو لکچرار صاحب نے اٹھایا وہ یہ تھا کہ معترضین کہتے ہیں کہ چونکہ پچھلے جنم کے کئے ہوئے کام یا حالات ہم کو یاد نہیں اس لئے پچھلے جنم کا کوئی وجود ہی نہیں اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ ہم عموماً اپنے بچپن کی ابتدائی کیفیت ساخت یا دیگر کام جو بچپن میں کئے ہوئے ہیں بھول جاتے ہیں ۔ اس طرح پر بہت سی باتیں جو بھی انسان سے کہ ہر گزشتہ جنم کے کاروبار کو بالکل بھول گئے ہیں ۔ حالانکہ لکچرار موصوف کو ثابت کرنا چاہئے تھا کہ جوں جوں ہم اس دنیا کی زندگی بسر کرتے جاتے ہیں تیوں توں تمام گزشتہ زندگی کے حالات بھولتے جاتے ہیں اسی طرح سے ہم کو اپنے پچھلے جنم اور ان کے تمام کاروبار بھی یاد نہیں ۔ ہے مگر برعکس اس کے آپ نے سو کر اٹھنے کو جنم بدلنے سے تشبیہ دیا ۔ اور لڑکا کہ سونے سے پہلے اور مابعد واقع کی حالتوں میں کوئی فرق نہیں آتا ۔ یہ دلیل تو تناسخ کی تردید میں دی جاوے تو درست ہے کیونکہ تناسخ میں پچھلے جنم کے واقعات یاد ہی نہیں رہتے ۔ مگر جنم بدلنے سے آپ لوگوں کو جو جنم بدلنے کے قائل ہیں اور ہم لوگوں کو جو جنم بدلنے کے ہرگز قائل نہیں پچھلے جنم کے تمام کاروبار یاد ہونے چاہئے ۔ حالانکہ نہیں ہیں ۔

لہذا جنم بدلنے کا خیال ایک بے بنیاد اور آدمیوں کی بناوٹی بات ہے ۔

**جی ڈانیل ہیڈ ماسٹر ایس ۔ پی ۔ جی**
**ہائی سکول گجرات**

---

## تلاوت اعمال ۲: ۱-۴

### پنتیکوست

آیت ۱ ۔ عید پنتیکوست ۔ پنتیکوست یونانی لفظ ہے ۔ جس کے معنی پچاس ہیں ۔ پہلا پھل لانے کے بعد پچاسویں دن کو یہ عید منائی جاتی تھی سو پنتیکوست کا دن ایک اتوار کا دن تھا ۔ پڑھو عید کا بیان احبار ۲۳ باب

اس عید کے کئی دوسرے نام بھی ہیں

(۱) عید ہفتہ ۔ جیسا کہ لکھا یا التصدیق ۔

(۲) عید فطیر۔ تقدیس۔
(۳) عید پولا۔ قیامت مسیح۔
(۴) عید پنتیکوست یا ہفتوں کی عید احبار ۲۳: ۱۵ سے ۲۱ آیت تک۔

**کلیسیائی خصوصیت۔** اس عید کی خصوصیت میدے کے دو گردے خمیر کیا ہوا (احبار ۲۳: ۱۷) خمیر گناہ کی علامت ہے۔ زمین پر کلیسیا میں گناہ رہیگا۔ اس لئے میدے کے خمیر (دوسری مثال کرو سے دانوں کی تمثیل) عید پنتیکوست پچھلے اور پہلے فصل کی علامت ہے۔
(۵) عید قرنائی۔ انجیل کی منادی۔
(۶) عید کفارہ یا کفارے کا بڑا دن۔ یہودیوں کی توبہ اور بحالی۔
(۷) عید خیام۔ کلیسیا جلیل۔

کیوں روح القدس نے اپنے نزول کے لئے عید پنتیکوست کو چن لیا۔ یہ فصل کی عید تھی۔ اس نے فصل پک چکی۔ اب کاٹنا باقی ہے۔ بغیر روح کے کس طرح فصل کاٹ سکتے۔ کلیسیا کی فصل کے کاٹنے والے ہیں۔ اس لئے اس عید کے وقت روح القدس نازل ہوا۔

**سب ایک جگہ جمع تھے۔** نہ فقط ایک سر میں بلکہ سب۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے آسمان پر چڑھ جانے کے بعد ہی شاگردوں میں آ ملے ایک جگہ۔ (اعمال ۱: ۱۴) میں ایک دل ہیاں اتفاق یکجگہ دونوں کی ضرورت ہے۔

برکت اور روح القدس کی قوت پانے کے لئے دلی اور مقامی دونوں اتحادوں کی ضرورت ہے۔ بعض وقت دیکھا گیا کہ جب کنونشن روحانی بیداری کے لئے دعا مانگی جاتی تو کلیسیا کے بعض آدمی بلکہ بعض مشنری کی آپس کی روحانی جلسوں میں غیر حاضر رہتے ایسی حالت میں جب کنونشن شروع ہوا تو دوسرے لوگ برکت سے جاتے اور وہاں کلیسیا خشک کی خشک بیجاتی پڑی ہوتی (۱۱)۔

آیت ۲۔ دو علامتیں۔ آواز اور پھٹتی ہوئی زبانیں۔

**پہلی علامت:** یکایک آسمان سے زور کی آندھی کا سناٹا۔ اس سے سارا گھر گونج گیا۔ اس علامت کے معنے۔

(۱) گناہ کے سبب دنیا قبرستان بن گئی۔ جسم کے اندر روح جیتے جی مردہ ہے۔ کیونکہ موت گناہ کی مزدوری ہے۔ رومی ۶: ۲۳۔ پس یہ مردہ دنیا اور مردہ روحیں آسمانی آواز کی حاجت مند ہیں۔ فقط یہی آواز قبروں کو پھاڑ کر مردہ بالفعل کر جلا سکتی۔

(۲) زور کی آندھی کا سناٹا۔ پڑھو حزقی ایل ۳۷: ۹، ۱۰ یہاں ہوا سے روح القدس مراد ہے۔ ہوا سے ثبوت کرنے کے معنے۔ روح القدس سے دعا مانگنا۔ اس ہوا کے بغیر مقتول جی نہیں سکتے۔ ممکن ہے کہ ہماری منادی سے سوکھی ہڈیوں میں جنبش ہو۔ ہڈیاں آپس میں مل جائیں۔ نسیں اور گوشت ان پر چڑھ آئے اور چمڑے کی ان پر پوشش ہو جائے۔ دیکھنے میں نہایت خوبصورت مورت۔ پر تو بھی کہا جائے کہ

**ان میں سانس ذرا بھی نہ تھی۔** حزقی ایل ۳۷: ۸۔

دانش تو لاش ہی ہے۔ کیسی ہی خوبصورت کیوں نہ ہو۔ پس ان میں زندگی کا دم پھونکے جانے کی ضرورت ہے۔ (پیدائش ۲: ۷۔ یوحنا ۳: ۸) اس لئے ہی سے ثبوت کی جاتی کہ اے سانس تو چاروں ہواؤں میں سے آ۔ اور ان مقتولوں پر پھونک کہ وے جیئیں۔ حزقی ایل ۳۷: ۹۔ پس پنتیکوست کے دن گناہ کے مقتولوں پر زندگی کا دم پھونکنے کے لئے آسمانی سانس۔ پاک روح آندھی کے سناٹے کی طرح نازل ہوا۔ خدو کی **آندھی** تو قوت پاؤ گے۔ اس لئے یہ دوسرا قوت کا روح۔

**دوسری علامت۔ پھٹتی ہوئی زبانیں۔**

(۱) گواہی دینے کے لئے زبان کی ضرورت ہے پس یہی علامت مقرر کی۔

(۲) **آگ کے شعلہ کی سی** چمک پیدا کرنے والی ہے۔ اس لئے ہندی میں بھی آگ کو پاوک کہتے ہیں۔ پاوک کے معنے پاک کرنے والا۔

(۳) دنیا ناپاکی اور گوڑے کباڑے سے بھری ہوئی ہے اس میں آگ لگانے کی ضرورت ہے۔ پڑھو لوقا ۱۲: ۴۹۔

آگ گرم کرنے اور تحریک دینے والی بھی ہے مردہ روحیں ٹھنڈی پڑ گئیں ان کو جلانے کے لئے آگ کی ضرورت ہے۔ زندگی لاکر تحریک دینے کے لئے آسمانی آگ کی ضرورت۔

(۴) **پھٹتی ہوئی۔** روح تو ایک مگر اس کی نعمتیں انیک ہیں۔ (۱ قرنتی ۱۲: ۴) اس سے پھٹتی ہوئی زبانیں۔

(۵) **پھر ایک پر بیٹھی۔** رسول اور دیگر شاگرد سب پر۔

**بیٹھی** (دیکھو حاشیہ) رہنے کے لئے پڑھو ۱ قرنتی ۳: ۱۶۔ خدا کا روح روح القدس تم میں بسا ہوا ہے۔

آیت ۴۔ اور وہ **سب روح القدس سے بھر گئے۔**

(۱) کوئی محروم نہ رہا سب بھر گئے۔

(۲) بھر جانے کا مطلب زندگی کے ہر پہلو اور حصے میں روح القدس کی زندگی کی کل قوتیں اُس کی گرفت میں آجاتی ہیں۔

(۳) ایک دھوکے سے بچو کبھی کبھی لوگ جلسوں میں ایک قسم کے جوش یا وجد میں آجاتے اور خیال کرتے کہ وہ روح القدس سے معمور ہو گئے۔ مختصر سے دلوں میں جوش جاتا رہتا اور ان کی زندگی اور زندگی کی شکل جیسے کی تیسی ہی رہتی۔

(۴) روح القدس کوئی تاثیر نہیں بلکہ وہ خدا یعنی الٰہی شخص ہے۔ وہ بندوں کے پہنانے کی طرح بے صفات اور بے حرکت نہیں۔ وہ ہم میں کچھ کرتا ہے۔ اور ہم سے کچھ کرواتا ہے۔

(۵) ہماری زندگی میں روح القدس کے کام بہت ہیں۔ ان میں سے ذیل کے کاموں پر غور کرو۔

(۱) وہ ہم کو نیا بناتا ہے ططس ۳: ۵۔ ہم مسیح میں نئے مخلوق ہیں۔ (۲ کرنتھی ۵: ۱۷) ہماری فنی انسانیت خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے کلسی ۳: ۱۰

(۲) وہ ہم کو مسیح میں تعمیر کرتا ہے تاکہ خدا کا مسکن بنیں (افسی ۲: ۲۲)

(۳) وہ ہم کو دھو کر پاک کرتا ہے۔ (۱ کرنتھی ۶: ۱۱) نہیں تو ہم خدا کا مسکن کیونکر بن سکتے؟

اس دھونے میں بے شک یسوع کا خون کام میں لایا جاتا ہے (یوحنا ۱: ۷) گناہ ایک خارجی یا بیرونی شئے نہیں۔ بسا اوقات یہ ایک اندرونی شئے بن جاتا۔

(۴) جسم کے کاموں پر غلبہ دیتا۔ جسم اس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچا جاتا۔ زندگی تو ایک سیلاب سے لدجاتی زندگی کی چال روح کے موافق ہوتی پر مسعور ہے۔ گلاتی ۵: ۲۵۔ ۱۶

(۵) روح ہم کو مسکاشفہ عنایت کرتا افسی ۱: ۱۷ وہ ہم کو سب باتیں سکھاتا ہے۔ یوحنا ۱۴: ۲۶ جو خدا ہم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ پڑھو افسی ۱: ۱۸

(۶) وہ ہم کو کثرت اور قوت کی زندگی دیتا ہے پڑھو یوحنا ۱۰: ۱۰۔ ۷: ۳۸، ۳۹ اعمال ۱: ۸ وغیرہ۔ اس کثرت اور قوت کی زندگی کی غرض خدمت ہے شاگردوں کو یوحنا ۲۰: [illegible] لیکن پاگل کہ وہ [illegible] دنیا سے [illegible] [illegible] کے الفاظ میں [illegible] [illegible] [illegible] بیٹھے رہنا ہے دل میں خدمت کی نیت نہ ہو۔

نیز یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ روح کے بعد کے سچے نشان نیا پن نہیں بلکہ دوسری زبان نہیں۔ ایسا گمان ہوتا ہے کہ سو قت ایسی باتیں بولی گئیں جو آگے اور ہی زبان کی تھیں جن سے یہ ثابت نہیں ہوتی کہ ان زبان کے بولنے والے ان زبانوں سے واقف تھے تو اگر یہ ہم بند کہتا نہ کہ غیر زبان سے گو وہ ہم سب کچھ اچھا ہی کریں نہیں بہاں پر ایک روحانی ایمان کا پیدا ہوتا جو روح القدس کی معمور حاصل ہوتی ہو وہ پر اپنی پانی بیٹھے اور سوال پر برتا نہیں پڑھو کلسی ۳: ۱۶ کے زبان سے ایک نئی لغت کا چشمہ پھوٹ نکلتا ہے پڑھو کلسی ۳: ۱۶ گر ہی کیلئے عربی فارسی یعنی وغیرہ کی نئی ضرورت نہیں بلکہ تقدس کے دن خدا کے گھرانے (افسی ۲: ۱۹) کی نشوت ہے جس کا مطلب یہ نہیں ہونے کی طاقت بخشی۔ یہ سوالی بولی ہم آپ بول نہیں سکتے ہیں۔ یہ روح کی بخشش ہے۔ پڑھو تھسلنیکیوں ۱: [illegible] ۔ مرقس ۱۶ - نئی بولی بولنے۔

نقایا حاشیہ گلاتی ۵: ۲۲، ۲۳ دیکھو پھل تو پھل نہیں بلکہ ایک کل پھل ہے۔ اس نے متن میں روح کا پھل صیغہ واحد میں آیا۔ ہماری مسیحی زندگی ایک پھل ہے جسے پھل نو صفتوں میں دکھائی دیتا اسلئے میں اسے نو ایک پھل کہتا ہوں۔

خلاصہ خدا میں ایک خدا ہے لیکن ہمارا خدا کی زندگی میں روح کا نقش نو ایک ہے سو کچھ باقی حاشیہ دیکھو

# گورغریباں

## خمسہ جارج ملٹن ثاقب
### لودھیانوی

کب یہ تھا کہ یوں مردہ جوں پاش پاش تر
خواب غفلت سے ذرا کہ جاگ اے نافل بشر

چند روزہ زیست پہ نازاں نہ ہو اس قدر
میں نے دیکھا جب پڑی گورغریباں پر نظر

فرش گل کے سونے والے سو رہے زیر خاک پر۔
دوست والے تھے تھے کنارہ کر گئے
خویش و اقربا تھے تھے کنارہ کر گئے۔

مشفق و اقربا تھے تھے کنارہ کر گئے
مونس و ہمدرد تھے تھے کنارہ کر گئے
آج کوئی غمخوار ان کا نہیں آتا نظر
دفن کر کے گور میں پہ چادر چڑھا کر ڈال
مرنے والے تجھ پہ کوئی کیسی غم نہ تھا۔

میں بیاں ان کا کروں سب تو آہ وہ لب
دیکھنے کو بھی نہ آئے قبر تک وہ آشنا۔
زندگی میں بول ہی تھے تھے ہر شیر و شکر
دیدہ عبرت کر سے اسوش ہے تیرا کا تیر۔

سب تماشا ہو جائیگا جو کچھ کہ ہے ان نظر میں
کیا دھرا جو سب میں یا قدرت میں یا گھر میں۔
مال و دنیا بھی پڑا رہ جائے گا سب دھرا
کام آئیگا وہی رکھا ہے جو زاد سفر۔
کہہ رہا ہے دیدہ تنویر ثاقب غمناک ہے۔
مشکل ہر بشر یاں صورت خاک ہے۔

ہے سدا آئیگی جہاں ذات خدا سے پاک ہے
اک [illegible] ان یہ فانی میں فنا سب [illegible]
دولت دنیا [illegible] شاں کیوں ہی انساں [illegible]

## بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کیلئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر قائم ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش نما حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے مکان موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ اس سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ جولائی کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

## دلچسپ خبر

پنجاب ہیلتھ ایسوسی ایشن کمیٹی کی ذیلی کمیٹی نے گذشتہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں روزگار کے متلاشی ہیں اور جن کو کارندوں کی ضرورت ہے ان کو اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق مناسب خبر پہنچائی جایا کرے۔ کہ سب صاحبان نیچے لکھی باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ہر درخواست کے ساتھ ایک ٹکٹ ضرور آنا چاہئے۔ (۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں (۳) جہاں سے فرصت چاہتی ہو اس کا پورا نام اور پتہ لکھنا چاہئے۔ (۴) جب ملازمت مل جائے تو محکمہ کو اطلاع دینا چاہئے۔

المشتہر مس ایس ایم ویری صاحبہ

امریکن مشن قصور

پنجاب

## کلوروڈائین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ یہ ہی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے آنون دست اور ہیضہ کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر براؤن نے انگلینڈ کے ایک نامی دوا خانہ سے تجربہ کیا ہوا۔ دیگر کلوروڈائنوں سے کہیں بہتر ہے۔ اس لئے بازاری کلوروڈائن نہ خرید کرکے اس کلوروڈائین کو خریدیں قیمت ۶ درہ ایک درجن کے چار روپیہ محصولڈاک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶

تارا چند دت اسٹریٹ

کلکتہ

## کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

تسلی بخش انتظام دیکھا گیا ہے

جو شفیق کار گذار صاحبان اپنے بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے مدرسے جاری ہیں ان کے لئے ابتدائی تعلیم کرکے اور اس کو حیثیت سے ... سال ... سے پرنسپل صاحب کی نگرانی کرتے ہیں جو چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے اور خرچ بہت تھوڑا ہے فیس فی بچہ ماہوار ... سے دو روپیہ ۳ آنہ اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ ... سکول فیس ... نہایت عمدہ ... یہ علاوہ ازیں ... وغیرہ ... ہیں قیمت جن ... سے ... ہیں ... صاحب سکول ہذا سے دریافت کرسکتے ہیں۔

## دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اول شہر سے بغیر محصولڈاک ۱؍

ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ۲؍

غیر ممالک سے ... ۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

## شرح اجرت اشتہارات

| سالانہ تمام | ششماہی | سہ ماہی | مقدار اشتہارات |
| --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | کوئی اشتہار فی سطر |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | چوتھائی کالم |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | نصف کالم |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | پورا کالم |
| ما | [illegible] | [illegible] | پورا صفحہ |

ہر ایک خط کیلئے ... کہ کسی اشتہار کیلئے دیا جائے ... نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔ اطلاع ضروری نامہ نگار ... نہایت خوشخط ... صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) ... مضامین ... نہیں بھیجے جا سکتے ... بھیجے جاتے ہیں ... ایڈیٹر ...

## مخزن مسیحی

یہ رسالہ ... تاریخ کلیسیا انگریزی اور ... اردو ... سے شائع ہوتا ہے ... ایڈیٹر کے مضامین ... سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں ... نمونہ ... منیجر ... سے طلب کرسکتے ہیں۔